

میں اُسے کس مُنہ سے بتاتا کہ لیزا نے منگنی توڑ دی ہے۔
 آج شام کا ذکر ہے۔ ٹیلی فون کی گھنٹی بجی، میں نے ریسیور
 اٹھایا۔ فریڈ کی منگیتر لیزا کی شہر بھری آواز نے میرے کانوں میں
 رِس گھولا۔ ”تم ریلوے اسٹیشن کے قریب رہتے ہو نا؟“
 ”ہاں، ہاں۔ بہت قریب، تم سیٹی بھی بجاؤ گی تو میں سُن
 لوں گا۔“

”تو ڈریک! ذرا تم جلدی سے پلیٹ فارم نمبر چھ پر آ جاؤ۔
 ٹرین آدھ گھنٹے میں آنے والی ہے۔ میں جانے سے پہلے تم سے

عجیب صورت حال تھی، سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیا کروں۔
 میرے سامنے ایک چھوٹی سی ڈبیا پڑی تھی اور اُس میں مغل
 کے استر پر ایک انگوٹھی جگ مگ رہی تھی۔ یہ انگوٹھی میرے
 عزیز ترین دوست فریڈ نے ہفتے بھر پہلے لیزا کی مخروطی انگلی
 میں پہنائی تھی۔ انگوٹھی میں میرے کا بڑا سا نگ بڑا تھا، نگ کی
 شعاعیں میرے حواس معطل کیے دے رہی تھیں۔ میں نے ہاتھ
 بڑھا کر گلاس ہونٹوں سے رگالیا اور سوچتے سوچتے آدھی بوتل ٹھکانے
 لگا دی۔ مجھ میں فریڈ کو انگوٹھی واپس کرنے کا حوصلہ نہیں تھا۔

توشہ خاص، سمندر پار سے خوانِ ہفت رنگ * تیسرا رنگ
 ہر برٹ ہیرس © شش، م، جمیل



محمد سجاد بھٹی 03045503086 کتابوں کا ویوانہ

ایکے دوست کے کہانے

ناگہان اُسے ایک عجیب صورت حال کا سامنا تھا۔

فرض کیجیے، آپ اُس کی جگہ ہوتے یا آپ اُس لالہ فام، گل اندام سے منسوب ہوتے



ملنا چاہتی ہوں۔“

”مجھ سے؟“ میں نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔ ”تمہارا مطلب شاید یہ ہے کہ تم فریڈ سے ملنا چاہتی ہو؟“

”نہیں، فریڈ سے نہیں، تم سے۔“

”فریڈ تمہارے ساتھ ہے کیا؟“

”نہیں۔“

”تم کہیں جا رہی ہو؟“

”ہاں، جا رہی ہوں۔“



محمد سجاد بھٹی 03045503086

”لیکن شاید تم اور فریڈ تو کل پکنک منانے جا رہے ہو؟“

”جانا تو تھا لیکن اب نہیں جا رہے۔ خیر وقت ضائع نہ

کر دو ڈریک! میں ہبک اسٹال کے قریب تمہارا انتظار کر رہی ہوں۔“

اُس نے فون بند کر دیا۔

لیزا کی گفتگو سے ظاہر ہو رہا تھا کہ فریڈ سے اُس کا جھگڑا

وغیرہ ہو گیا ہے۔ جھگڑے کی نوعیت سنگین محسوس ہو رہی تھی اور

بہت افسوس ناک بات تھی۔ فریڈ اور لیزا کا رشتہ انتہائی موزوں

تھا۔ فریڈ کو لیزا ہی جیسی لڑکی کی ضرورت تھی، لیزا میں اُسے قابو میں

رکھنے کی پوری صلاحیت تھی۔ اس کے علاوہ وہ خوب صورت،

خوش گفتار، ذہین اور عمل پسند بھی تھی۔ خواب دیکھنے اور

خوابوں میں مگن رہنے کی خرابیوں سے دور۔ ایسے لوگ عموماً

وفادار بھی ثابت ہوتے ہیں۔ اُس کا فریڈ کو چھوڑ کر جانا فریڈ کی

بدقسمتی تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ فریڈ کی آوارگیوں سے آگاہ

ہو گئی ہے۔ لیزا جیسی نازک مزاج لڑکی آوارگی اور بے وفائی کبھی

معاف نہیں کرتی۔ لیزا اور فریڈ کی سلسلہ جنبانی کے دوران مجھے

یہ خدشہ تھا کہ لیزا کو فریڈ کی عادات معلوم نہ ہو جائیں اُن کی منگنی

ہونے پر میں نے سکون کی سانس لی تھی کہ چلو، فریڈ اپنی تاک بھانک

کی عادت لیزا سے پوشیدہ رکھنے میں کامیاب رہا لیکن اب

معلوم ہوتا تھا کہ اُس کی کامیابی دیر پا نہیں نکلی اور فریڈ کے

کردار کا یہ پہلو آخر لیزا کے سامنے آگیا اسی لیے وہ اُسے چھوڑ

کر جا رہی ہے۔

میں نے فریڈ کو بہت سمجھایا تھا کہ اب وہ یہ حرکتیں چھوڑ

دے ورنہ لیزا جیسی لڑکی سے محروم ہو جائے گا لیکن اُس نے

میری نصیحت ہنسی میں اڑا دی تھی۔ اُس کے نزدیک دوسری

لڑکیوں سے میل ملاپ رکھنے میں کوئی قباحت نہیں تھی۔ میں

سبک

تسلیم کرتا ہوں کہ واقعی اس میں کوئی قباحت نہیں لیکن وہ لیزا

کو نہیں سمجھ پایا، لیزا کے نزدیک یہ ایک ناقابلِ معافی جرم تھا۔

میں تیزی سے اسٹیشن کی عمارت میں داخل ہوا لیزا پلٹ فلام

نمبر چھ پر کتب فروش کی دکان کے قریب ٹہل رہی تھی۔ ”ہیلو

لیزا! شام بخیر۔“

”ہیلو“ لیزا نے عادت کے مطابق مختصر جواب دیا۔ ”ڈریک!

آج یا کل فریڈ سے تمہاری ملاقات ہوگی؟“

”ہاں، ہاں کیوں نہیں؟“

اُس نے دستی بیگ سے ایک لفافہ اور ایک چھوٹی سی

ڈبیا نکالتے ہوئے میری طرف بڑھائی۔ میں ڈبیا فوراً پہچان

گیا۔ یہ فریڈ نے منگنی کے موقع پر لیزا کو پیش کی تھی۔ لیزا بولی۔

”مہربانی کر کے یہ دونوں چیزیں فریڈ کو دے دینا۔“

”اس میں منگنی کی انگوٹھی ہے نا؟“ میں نے دھڑکتے

دل سے لفافہ اور ڈبیا نکھاتے ہوئے دریافت کیا۔

لیزا نے اثبات میں سر ہلایا۔ ”ہاں، لفافے میں فریڈ کے

نام ایک خط ہے، اُس میں میں نے سب کچھ لکھ دیا ہے۔ وہ سمجھ

جائے گا کہ کل ہم پکنک پر کیوں نہیں جاسکتے اور میں انگوٹھی

کیوں واپس کر رہی ہوں۔ دیکھو ڈریک! بھولنا نہیں، یہ بہت

ضروری ہے۔ سمجھ گئے نا؟“

میں نے افسردگی سے سر ہلایا۔ میرے بدترین اندیشے درست

ثابت ہو گئے تھے۔ میں نے لیزا سے پوچھا۔ ”تمہاری ٹرین کتنی

دیر میں روانہ ہوگی؟“

اُس نے کلائی گھڑی میں وقت دیکھا۔ ”پندرہ منٹ

باقی ہیں۔“

”کافی کے ایک کپ کے بارے میں کیا خیال ہے؟“

ہم ایک چھوٹے سے رستوراں میں چلے گئے۔ ایک خالی

میز پر بیٹھ کے میں چند لمحے حسین و ذہین لیزا کو دیکھتا رہا پھر

خیال آیا کہ وقت بہت تھوڑا ہے، اگر لیزا چلی گئی تو پھر کوئی کچھ نہ

کر سکے گا۔ لیزا! میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ فریڈ میرا بچپن کا دوست

ہے، ہم ساتھ کھیلے ہیں اور ساتھ پڑھے ہیں۔ میں اُسے اندر اور

باہر سے اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ بہت اچھا، بہت ہی اچھا لڑکا

ہے، بالکل ہیرا۔ بس ذرا بے وقوف ہے اور بے وقوف کون نہیں

ہوتا۔ ہم سب سے حقیقت سرزد ہوتی رہتی ہیں اس لیے اُس کے

بارے میں تم نے جو کچھ سنا ہے، سب بھول جاؤ، اُسے معاف کر دو وہ کچھ زیادہ ہی بے وقوف ہے۔“

”معاف کر دوں!“ لیزا نے عجیب نظروں سے مجھے دیکھا۔
”دیکھو، میں تمہارے جذبات اچھی طرح سمجھتا ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ تانیا سے فریڈ کے تعلقات سن کر تمہارے دل پر کیا بیٹی ہوگی لیکن یہ تو سوچو، تانیا کی فریڈ کے نزدیک اہمیت ہی کیا ہے؟ اُس کے لیے وہ صرف ایک ماڈل لڑکی ہے اور وہ ایک فوٹو گرافر ہے بس۔“

”سمجھی“ لیزا نے کہا۔

اپنی کوشش کامیابی سے ہم کنار ہوتے دیکھ کر مجھے بڑی خوشی ہوئی۔ میں نے پرجوش لہجے میں سلسلہ کلام جوڑتے ہوئے کہا: ”یقین کر لیزا! تانیا فریڈ کے لیے کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ وہ اُس کی زندگی میں نہ پہلی لڑکی ہے نہ آخری ثابت ہوگی۔ فریڈ کے نزدیک اگر کوئی لڑکی اہمیت رکھتی ہے تو صرف تم۔ وہ صرف تم سے محبت کرتا ہے اور یہ انگوٹھی اس امر کا قابلِ تردید ثبوت ہے۔ تانیا سے پہلے بھی فریڈ کی زندگی میں بہت سی ماڈل لڑکیاں داخل ہوئیں۔ ایک لڑکی نینسی تھی، ایک صوفیہ تھی اور ایک مارگریٹ تھی۔ اور بھی کئی لڑکیاں تھیں لیکن فریڈ نے کسی کو بھی انگوٹھی پیش نہیں کی۔ اُس کے نزدیک وہ لڑکیاں محض دل بستگی کا سامان تھیں اور کچھ نہیں۔“

”خوب صورت کھلونے تھیں؟“ لیزا نے لقمہ دیا۔

”ہاں“ میں نے اثبات میں سر ہلایا۔ ”وہ کھلونے تھیں۔ بچے نیا کھلونا پا کر خوش ہو جاتے ہیں اور کچھ دنوں بعد اُن کا دل بھر جاتا ہے اور وہ اُسے ایک طرف پھینک کے بھول جاتے ہیں۔ یہی کیفیت فریڈ کی ہے۔ وہ ہمیشہ سے ایسا ہے اور ایسا ہی رہے گا۔“ آخری بات میں نے جان بوجھ کر کسی تھی تاکہ شادی کے بعد کوئی دوسرا معاملہ لیزا کے سامنے آئے تو وہ خیال رکھے اور فریڈ کا گھر برباد نہ ہو۔

لیزا چند لمحے گہری سوچ میں ڈوبی رہی۔ پھر اُس نے وقت دیکھا اور میرے سامنے ہاتھ پھیلا دیا۔ ”وہ خط.... واپس کر دو۔“
”ضرور، ضرور۔“ میں نے مسرت سے کہا۔ ”تم واقعی بہت سمجھ دار لڑکی ہو۔“ میں نے کوٹ کی اندرونی جیب سے لفافہ نکال کر لیزا کی ہتھیلی پر رکھ دیا۔ ”خط کی واپسی تمہاری عقل مندی کا ثبوت ہے۔“

”بے شک یہ خط واپس لے کر میں عقل مندی کا ثبوت دے رہی ہوں۔“ لیزا نے لفافہ چاک کر دیا اور خط نکال کر میری طرف بڑھایا۔ ”جلدی سے پڑھ لو۔“ مختصر سا پیغام تھا۔ ”جلدی کرو وقت کم ہے۔“

میں خط پڑھنے پر مجبور ہو گیا۔ لیزا نے لکھا تھا۔
ڈارلنگ فریڈ!

بے حد افسوس ہے کہ میں کل پک نمک پر نہیں چل سکتی۔ آنٹی میل کی طبیعت اچانک بہت خراب ہو گئی ہے، اسپتال سے اطلاع آئی ہے میں نے تمہیں فون کیا تھا لیکن تم سے بات نہ ہو سکی۔ میں فوراً نارتحہ سٹی جا رہی ہوں۔ انگوٹھی ڈریک کے حوالے کر دوں گی۔ میری واپسی تک تم انگوٹھی کا ساؤنڈ یا انگوٹھی تبدیل کرالینا۔

تمہاری اور صرف تمہاری

لیزا

میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا اور خط انگلیوں سے چھوٹ گیا۔ لیزا نے رقعہ فوراً پرزے پرزے کر دیا۔ ”یہ... یہ انگوٹھی کا کیا مسئلہ تھا؟“ میں نے ہکلاتے ہوئے سوال کیا۔
”کچھ نہیں۔“ لیزا نے بے پروائی سے جواب دیا۔ ”انگوٹھی میری انگلی میں کچھ تنگ تھی۔ فریڈ نے کہا تھا کہ وہ بڑی کڑا لے گا یا اسے بدلوا دے گا۔ اب یہ انگوٹھی اُسے واپس کر دینا۔“ لیزا نے جلدی سے گھڑی پر نظر ڈالی۔ ”اور کہہ دینا کہ وہ یہ انگوٹھی اپنے پاس ہی رکھے اور جب اُسے کوئی ایسی لڑکی مل جائے جو اُس کا ہر جانی پن برداشت کر سکے تو وہ یہ انگوٹھی اُسے پہنا دے۔“ مجھ پر سکتہ طاری ہو گیا۔ لیزا اٹھ گئی۔ ”اچھا ڈریک! بہت بہت شکریہ، تم نے میری آنکھیں کھول دیں۔“ وہ پرس ہلاتے ہوئے تیزی سے چلی گئی۔

کچھ دیر پہلے فریڈ کا فون آیا تھا کہ وہ دس بجے تک میرے پاس آ رہا ہے۔ دس بجنے میں اب دیر ہی کتنی ہے۔ سمجھ میں نہیں آ رہا کہ کیا کروں؟

